اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

شرح چندہ پیشگی	ایڈیٹر غلام نبی
سالانہ ۱۵ ششماہی ۸ سہ ماہی ۴/۱۲	تار کا پتہ "الفضل" قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵	مورخہ ۲۶ رجب ۱۳۵۶ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۳۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان یکم اکتوبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ ۔ آج حضور نے خطبۂ جمعہ میں تحریک جدید کے تمام مطالبات بالخصوص مالی قربانی کے وعدوں کو پورا کرنے کی طرف مخلصین جماعت کو توجہ دلائی ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج سید بشیر احمد صاحب کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ کے مکان کی محلہ دار الانوار میں بنیاد رکھی ۔ اور دعا فرمائی ۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اب تندرست ہیں اور وہ دعا و دوا اور تیمارداری کرنے والے احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اٹھو اور کچھ خدمت کر لو کہ دنیا روزے چند اور آخر کار با خداوند

بیدار شو گر عاقلی دریاب گر اہل دلی ۔ شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

" خدا تعالیٰ سب کو ہمدردی اسلام کے لئے جگائے اور اس خدمت کے لئے آپ ان کے دلوں میں الہام کرے اگرچہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ میں جان دینے کو بھی حاضر ہیں ۔ اور اگر ہماری جان فشانی سے کچھ بن سکتا ہے ۔ تو ہم اپنا خون بہانے کو بھی طیار ہیں ؛ ؎

سر کہ نہ در پائے عزیزش رود ۔ بار گران است کشیدن بدوش

مگر اس وقت مال کا کام ہے ۔ جو ہمارے ہاتھ میں نہیں جمہوری کام جمہور کی توجہ سے ہوتے ہیں ۔ بھائیو تم دیکھتے ہو ۔ کہ اسلام کے باغ پر کس قدر ہر طرف سے تیشے رکھے گئے ہیں ۔ اور اسلام کی نسبت کیا ارادہ کیا گیا ہے ۔ اور ہمارے پیارے نبی ۔ ہمارے محبوب رسول افضل الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا کچھ افترا کئے جاتے ہیں ۔ اور کس قدر ذریعے خلق اللہ کو بہکانے کے لئے استعمال کئے گئے ہیں ۔ بھائیو ۔ آج وہ دن ہے ۔ کہ فقرا کی دعا اور علما کی علمیت ۔ اور اغنیاء کی دولت اسلام کی عزت اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جلال اور شوکت ظاہر کرنے کے لئے اس زور و شور سے خرچ ہو ۔ کہ جیسے ایک غافل دنیا پرست کور باطن اپنے کسی عزیز فرزند کی شادی کے لئے دل کھول کر اپنا مال عزیز خرچ کرتا ہے ۔ یا ایک جاہل امیر اپنی شان و شوکت کی عمارت بنانے کے لئے ایک خزانہ کھول دیتا ہے ۔ سو اٹھو اور کچھ خدمت کر لو ۔ کہ دنیا روزے چند اور آخر کار با خداوند ۔ اگرچہ اس عاجز کا ذرہ ذرہ اس جوش میں ہے کہ اس پر ظلمت زمانہ میں اللہ جلشانہ اور اس کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید ←── اور ←── جلسۂ سالانہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

(۱) دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس سال تحریکِ جدید کا مستقل فنڈ قائم کرنے کی وجہ سے اس کی مالی حالت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ اس ماہ میں اس کے اخراجات چلنے بھی مشکل نظر آرہے ہیں۔ حالانکہ بہت سی رقوم قرض بھی لی گئی ہیں ؃

(۲) ابھی دوستوں کے ذمہ پچاس ہزار کے قریب رقم باقی ہے۔ حالانکہ اکتوبر آگیا ہے اور وعدوں کے سال کا اختتام قریب ہے ؃

(۳) اگر دوست اپنے گزشتہ اور اس سال کے وعدوں کو پورا کر دیں۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے سب کام بلا روک ٹوک ہو سکتے ہیں ؃

(۴) یہ تحریک کی پہلی قسط کا آخری سال ہے۔ اور اس میں دوستوں کو خاص نمونہ دکھانا چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ آئندہ قربانیوں کی توفیق دے ؃

(۵) شائد دشمن ہماری کمزوریوں کو دیکھ کر پھر حملہ آور ہوا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ اسے بتا دیں۔ کہ اسکی امید وہم سے زیادہ نہیں ؃

(۶) کئی بڑی جماعتیں جیسے قادیان اور لاہور بہت پیچھے ہیں۔ مَیں انہیں خاص طور پر ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ قربانی سے ہوتی ہے۔ پس انہیں اپنی بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھانی چاہئیں ؃

(۷) چونکہ بھولے ہوؤں کو یاد کرانا خاص ثواب کا موجب ہوتا ہے مخلص احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے دوستوں کو ہوشیار کریں۔ اور وعدے پورے کرائیں۔ اس بارہ میں مرکزی دفتر جن احباب سے اعانت چاہے۔ اسکی اعانت یقیناً ترقیٔ درجات کا موجب ہوگی ؃

(۸) وقت کم ہے کام زیادہ ہے پھر کیا معلوم دوسرا ثواب کا کام کرنے کی توفیق کسے ملے کسے نہ ملے۔ اس لئے آج ہی خدا کے دین کی حمایت کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ کہ جو کام میں پہل کرتا ہے۔ خدا اس کے لئے ثواب میں پہل کرتا ہے ؃

(۹) جلسہ سالانہ کی تحریک ہو چکی ہے۔ کئی سالوں سے یہ فنڈ مقروض چلا آتا ہے دوست اس کو کامیاب کرنے کی بھی کوشش کریں ؃

اے خدا تو انکی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں ؃

خاکسار **مرزا محمود احمد** خلیفۃ المسیح۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء

ذکرِ حبیبؑ

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

عہدِ مبارک کی باتیں

۲۹۷۔ انشاء اللہ ساری دنیا جماعت احمدیہ سے بھر جائیگی

۱۹۰۵ء کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کی ترقی کے متعلق فرمایا۔

"جو کام ہونے والا ہوتا ہے۔ اس میں خدا کے فضل کی روح پھونکی جاتی ہے۔ جیسے باغبان اپنے باغ کی آب پاشی کرتا ہے۔ تو وہ ترو تازہ ہوتا ہے۔ ایسے ہی خدا تعالےٰ اپنے مرسلین کے سلسلہ کو ترقی اور تازگی عطا فرماتا ہے۔ . . . . ہماری جماعت کے متعلق خدا تعالےٰ کے بڑے بڑے وعدے ہیں۔ کوئی انسانی عقل یا دور اندیشی یا دنیوی اسباب ان وعدوں تک ہم کو نہیں پہونچا سکتے اللہ تعالےٰ خود ہی سب اسباب مہیا کر دے گا۔ تب یہ کام انجام کو پہونچیگا اگر بالفرض ہماری جماعت کی تعداد بیس پچیس لاکھ تک پہونچ کر ٹھہر جائے تو پھر بھی کیا ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ اتنی تعداد تو سکھوں کی بھی ہے۔ ہم تو چاہتے ہیں۔ کہ ساری دنیا اس جماعت سے بھر جائے۔ اور یہ انسان کا کام نہیں۔ انسان کی زندگی کا تو ایک دم کا اعتبار نہیں۔ وہ کیا کر سکتا ہے۔ لیکن خدا سب کچھ کر سکتا ہے۔ دراصل بڑا معجزہ یہی ہے۔ کہ فرستادہ کی ملت، فانی باطل نہ ہو جائے" ؃

مفتی محمد صادق قادیان

یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء

14
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ رجب ۱۳۵۶ھ

مسلمان کانگرسی وزراء کے استعفٰی کا مسئلہ

یو۔پی میں حافظ محمد ابراہیم صاحب مسلم لیگ کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے تھے لیکن بعد میں مسلم لیگ کا خرقہ اتار کر انہوں نے کانگرس کا چولا پہن لیا تھا۔ اور یہی قلابازی ان کے لئے مسند وزارت کا زینہ بن گئی تھی۔ لیکن "وزارت گیری" کا یہ سہل طریق ان کی وزارت کے لئے چنداں پائیدار ثابت نہیں ہوا۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلمانوں کے اس نہایت پُرزور مطالبہ کے باعث کہ وہ اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو کر کانگرس کے ٹکٹ پر منتخب ہوں۔ وہ وزارت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور گورنر یو۔پی نے ضمنی انتخابات کے لئے یکم نومبر کی تاریخ بھی مقرر کر دی ہے لیکن اس اثنا میں وہ منسٹری کے عہدہ پر متمکن رہیں گے۔

اس امر کا فیصلہ تو مستقبل کریگا کہ آیا وہ کانگرس کے ٹکٹ پر کامیاب ہوتے ہیں۔ یا نہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک اس وقت جبکہ یو۔پی کی کانگرسی وزارت لوگوں پر اپنا اثر و رسوخ قائم کر چکی ہے۔ ان کا مستعفی ہو کر دوبارہ انتخاب کے لئے کوشش کرنا محل صواب معلوم نہیں ہوتا۔ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ وہ اسی وقت مستعفی ہوتے۔ جبکہ وہ مسلم لیگ سے علیحدہ ہو کر کانگرس میں شامل ہوئے تھے۔

بہرحال ان کے استعفٰے نے اس نقطہ نگاہ کی صداقت اور معقولیت کو واضح کر دیا ہے۔ کہ کانگرسی صوبوں کے ان مسلمان وزراء کا جو کسی دوسرے ٹکٹ پر منتخب ہو کر وزارت کے شوق میں کانگرس میں جا شامل ہوئے۔ وزارت پر قبضہ جمائے رکھنا مقتضائے دیانت نہیں۔ انہیں چاہئے۔ کہ وہ مستعفی ہو کر دوبارہ کانگرس کا ٹکٹ لے کر منتخب ہوں اسی طرح کانگرس کے ذمہ دار اصحاب کا بھی فرض ہے۔ کہ انہیں استعفٰی دینے پر مجبور کریں۔ ان حالات میں اس قسم کے مستعفی ہونے والے اشخاص کے حلقے کے ووٹروں کا فرض اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ ایسے ووٹروں کو اس بہت بڑی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے۔ جو ان پر قوم کے حقیقی نمائندہ کے انتخاب کے لئے عائد ہوتی ہے۔

تقسیم فلسطین کے خلاف مسلمانانِ عالم کی متحدہ آواز

تقسیم فلسطین کے خلاف دنیائے اسلام کی طرف سے جو متحدہ آواز بلند ہوئی۔ وہ اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ مسلمانانِ عالم ہرگز یہ برداشت نہیں کریں گے۔ کہ فلسطین کے حصے بخرے کر کے عربوں پر یہودیوں کو مسلط کرنے اور ملک پر انتدابی گرفت کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی کوشش جاری رکھی جائے۔ تقسیم فلسطین کی سکیم کے خلاف نہ صرف تمام ممالک کے مسلمانوں نے بلکہ تمام اسلامی حکومتوں نے اظہار ناراضگی کیا ہے۔ اور حکومتِ برطانیہ پر یہ بات ظاہر کر دی ہے۔ کہ وہ اپنے فلسطینی مسلمان بھائیوں کی تکالیف کو اپنی تکالیف متصور کرتے ہوئے ان سے پوری پوری ہمدردی رکھتے ہیں۔ اور ان کے ازالہ کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ سلطنت حجاز کے سفیر مقیم لنڈن کی واپسی کی وجہ بھی یہی ہے۔ کہ سلطان ابن سعود تقسیم فلسطین کے خلاف ہیں اسی طرح حکومت ہائے عراق مصر اور ترکی بھی حکومت برطانیہ کی اس سکیم کے متعلق اپنے جذباتِ ناراضگی کا اظہار کر چکی ہیں۔ اب یہ حکومتِ برطانیہ پر منحصر ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرتی ہوئی اعرابِ فلسطین کے مطالبات کو منظور کرتی ہے یا نہیں۔ اگر اس نے مسلمانوں کے اس متحدہ مطالبہ کو ٹھکرا دیا۔ تو یورپ کی موجودہ نازک صورتِ حالات اور مشرق کے پیچیدہ معاملات کے پیشِ نظر مسلمانوں کی ناراضگی اس کے لئے خوش آئند نہیں ہو سکتی۔

اکالی دل کی مفسدانہ قرارداد

اتحاد کانفرنس کی اس سب کمیٹی نے جو مذہبی مسائل کے باہم تصفیہ کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ من جملہ دیگر قراردادوں کے ایک قرارداد یہ بھی منظور کی تھی۔ کہ عبادت کے معین اوقات میں ہر ایک مذہب کے معابد کے سامنے باجہ بجانے اور اسی قسم کے دوسرے مظاہرے کرنے سے احتراز کیا جائے۔

معابد کے سامنے عبادت کے اوقات میں باجہ بجانے سے چونکہ عموماً فرقہ وار فسادات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان کو روکنے کے لئے یہ ایک نہایت اہم اور ضروری قرارداد تھی۔ جو متفقہ طور پر منظور کی گئی علاوہ ازیں شرافت اور حقوق ہمسائیگی کا بھی یہ تقاضا ہے۔ کہ دوسروں کے جذبات کے احترام کے طور پر ان اوقات میں جبکہ وہ عبادت میں مشغول ہوں۔ شور و غل مچانے سے پرہیز کیا جائے۔ لیکن ان سکھ بھائیوں کی ذہنیت کے متعلق کیا کہا جائے۔ جو اس بات پر مصر ہیں کہ وہ ضرور مسجدوں کے سامنے باجہ بجائیں گے۔ چنانچہ اکالی دل کی مجلس عاملہ نے اس ذہنیت کا مظاہرہ وہ قرارداد منظور کر کے کیا ہے۔ جس میں مسجد کے سامنے باجہ بجانے کے متعلق سب کمیٹی کی قرارداد سے اختلاف کا اظہار کیا گیا ہے

سمجھ میں نہیں آتا۔ سکھوں کو اس بات میں کونسی لذت محسوس ہوتی ہے۔ کہ عین اس وقت جبکہ مسلمان عبادت میں مشغول ہوں شور و غل مچا کر خلل ڈالا جائے۔ اور انہیں اس یکسوئی قلب سے جو نماز کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ باز رکھا جائے۔ خدا جانے اتنی موٹی سی بات ان کی سمجھ میں کیوں نہیں آتی۔ اور وہ ایک ہمسایہ قوم کے ساتھ اتنی سی رواداری اور حسنِ سلوک کا معاملہ بھی نہیں کر سکتے۔ کہ نماز کے اوقات میں ہی مسجدوں کے سامنے سے خاموشی سے گزر جائیں۔

سب کمیٹی کی ایک متفق علیہ قرارداد کے خلاف اکالی دل کے اس رویہ کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ مفسدہ پردازی کے لئے ایک اور راہ نکالی جائے۔ اور فرقہ وار مصالحت کے راستہ میں روڑے اٹکائے جائیں۔ اور موجودہ حکومت کو مشکلات میں ڈالا جائے۔ معلوم ہوتا ہے۔ آلہ۔ امرتسر۔ کوٹ فتح خان اور جنڈیالہ شیر خاں کے واقعات نے سکھوں کے ایک شورش پسند طبقہ کو فتنہ انگیزی کی جرأت دلا دی ہے۔ جس کی طرف سے حکومت کی غفلت اچھے نتائج پیدا نہیں کر سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت کا جھوٹا الزام

اخبار "پیغام صلح" لاہور کے صفحات آج کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف نہایت اشتعال انگیز اور ناپاک اتہامات سے پُر نظر آتے ہیں۔ چنانچہ ۳۰ اگست کا پیغام صلح جلی الفاظ میں یہ ناپاک عنوان باندھتا ہے۔ کہ "خلیفۂ قادیان محمد رسول اللہ کا بدترین دشمن ہے"! حالانکہ حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس مقدس انسان کی شیدائیت اور فریفتگی ایسی بین حقیقت ہے۔ جس سے ہندوستان کا نہ صرف مسلم طبقہ واقف ہے۔ اور بسا اوقات اس کے اعتراف پر مجبور ہوتا ہے۔ بلکہ غیر مسلم طبقہ بھی اس واضح حقیقت کا معترف ہے۔ چنانچہ ہر سال ہندوستان کے کروڑوں فرزند حضرت امام جماعت احمدیہ کے جاری کردہ سیرت نبوی کے شاندار جلسوں میں شامل ہو کر بزبان حال وقال شہادت دے رہے ہوتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں حضرت سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ ترین عاشق صادق صرف جماعت احمدیہ کا امام ہی ہے۔ جس کے زیر اہتمام وارشاد ہندوستان کے طول وعرض میں ہر سال ایک مقررہ دن میں مسلم ہندو اور عیسائی ایک سٹیج پر جمع ہو کر مقدسوں کے سردار حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے محامد ومحاسن بیان کرتے ہیں۔ غرض تیرہ سو سال کے عرصہ دراز میں صرف یہی وہ شخص نظر آتا ہے۔ جس کی تجویز اور راہ نمائی کے ماتحت ہر سال ایمان افروز نظارہ نظر آتا ہے۔ کہ اس دن ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی دلآرام اور ممتاز خوبیوں اور سوانح حیات کے تذکرہ سے گونج جاتا ہے؛

اس کے علاوہ دنیا کے اطراف واکناف میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لاکھوں شیدائی پیدا کر دیئے ہیں۔ جن کے دلوں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت فوارے کی طرح پھوٹ پھوٹ کر نکلتی ہے۔ ان کے دماغ اس مقدس محبت کے خمار سے مخمور اور ان کے دل اس سچے عشق سے سرشار رہتے ہیں۔ اور ان کے ہر قول وفعل اور ہر حرکت وسکون سے اس ماہ عرب وعجم کی محبت ٹپک ٹپک پڑتی ہے۔ لیکن باوجود اس حقیقت نیرہ کے پیغام صلح آپکو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا معاذ اللہ دشمن قرار دیتا۔ اور اس کی وجہ یہ بتاتا ہے۔ کہ آپ نے راجپال کے قاتل کو غلطی پر قرار دیا تھا۔ حالانکہ یہ بات ہر شخص جانتا ہے۔ کہ شریعت کی رو سے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو قائم کرنے اور آپ کی ہتک کا انتقام لینے کے لئے کسی کو جان سے مار ڈالنا اور قانون شکنی کا ارتکاب کرنا ایک جرم اور خلاف شریعت فعل ہے۔ اور جو شخص اس جرم سے لوگوں کو روکتا ہے۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن نہیں۔ بلکہ آپ سے سچی محبت کرنے والا اور اسلام کا خدمت گزار ہے۔ پھر اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو قائم کرنے اور آپ کی ہتک کا انتقام لینے کا واحد ذریعہ قتل اور قانون شکنی ہوتا تو سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے سب سے زیادہ غیور تھے ایسے افعال کے ارتکاب کی اجازت دیتے۔ مگر حالت یہ ہے۔ کہ آپ کی زندگی میں آریہ اپنے ایک جلسہ میں احمدی عمائد اور دوسرے کئی ہزار مسلمانوں کو مدعو کر کے ان کے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں سخت فحش گوئی کرتے ہیں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تصنیف چشمۂ معرفت ص۲ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "اگر پاک طبع مسلمانوں کو اپنی تہذیب کا خیال نہ ہوتا۔ اور بموجب قرآنی تعلیم کے صبر کے پابند نہ ہوتے۔ اور اپنے غصہ کو تھام نہ لیتے تو بلاشبہ یہ لوگ ایسی اشتعال دہی کے مرتکب ہوئے تھے۔ کہ قریب تھا کہ جلسہ کا میدان خون سے بھر جاتا"۔ مگر باوجود ایسی اشتعال انگیزی کے آپ نے جماعت کو صبر کی تلقین کی۔ اور بجائے کسی خلاف آئین فعل پر جماعت کو ابھارنے کے ان کے تمام اعتراضات کا کتابی صورت میں جواب تحریر فرمایا۔ چنانچہ آپ جماعت کو صبر کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اگر وہ اپنے سخت الفاظ سے ہمارا دل دکھائیں۔ تو ہمیں صبر کرنا چاہیئے جب تک ہمارا اور ان کا خدا تعالےٰ فیصلہ کرے۔ اور اسی صبر کے لئے خدا تعالیٰ کے قرآن شریف میں یہ تعلیم ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے ولتبلونّ فی اموالکم و انفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم و من الذین اشرکو اذیً کثیرا وان تصبروا وتتقوا فان ذالک من عزم الامور" (چشمۂ معرفت ص۲)

اب کیا گیلانی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی بڑھ بڑھ کر باتیں کریں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے کوئی غیرت نہ دکھائی۔ بلکہ لوگوں کو خاموش رہنے اور صبر کرنے کی تلقین کی۔ اگر نہیں تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایسے ہی فعل پر ان کا اعتراض کرنا سفاہت اور نادانی نہیں تو اور کیا ہے۔

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ مکی زندگی میں مسلم خواتین کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ مومنات کی شرمگاہوں میں نیزے مار مار کر انہیں شہید کیا جاتا ہے۔ اسلام کی ہتک کے کئی بار مرتکب ہوتے ہیں اسلام اور پیغمبر اسلام کی تضحیک اور تذلیل کرتے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمان الٰہی کے مطابق صبر کرتے اور صبر کی تلقین فرماتے ہیں۔ یہ نہیں کہتے کہ تم ان کی گردنیں اڑا دو اور انہیں قتل کر دو۔ چنانچہ قرآن کریم اس عمل کی تصدیق کرتا اور فرماتا ہے۔ لتسمعن من الذین اوتوا لکتٰب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذیً کثیرا وان تصبروا وتتقوا فان ذالک من عزم الامور۔ کہ تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے۔ اور مشرکوں سے بہت سی دلآزار باتیں سنو گے۔ لیکن اگر تم صبر اور تقویٰ اختیار کرو گے۔ تو یہ ان کاموں میں شمار ہوگا۔ جن کے لئے عزم کیا جاتا ہے۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اس سے بہت بلند ہے۔ کہ کسی شخص کو آپکے نام پر قتل کیا جائے۔ اور جو شخص بھی ایسے فعل کا ارتکاب کرتا ہے۔ خواہ وہ کتنے ہی اشتعال انگیز حالات میں کرے شریعت اسے مجرم قرار دے گی۔ ان حالات میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا راجپال کے قاتل کو غلطی پر قرار دینا۔ شریعت اسلامیہ کے منشاء کے عین مطابق تھا۔ اور کوئی ہوشمند اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کا استدلال نہیں کر سکتا۔ خاکسار ظفر اسلام قادیان

15

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تثلیث اور صحفِ مقدسہ

عقیدۂ توحید کے ابطال کے متعلق عیسائیوں کی مضحکہ خیز کوششیں

"تشریح التثلیث" جو پادری ڈی ڈبلیو ٹامس صاحب ایم۔اے کی تصنیف ہے۔ اس میں وہ ایک مقام پر لکھتے ہیں:۔ "ہر شخص کو جو خدا کے جاننے۔ اور اس کی مرضی بجا لانے کی خواہش رکھتا ہے۔ کمال تحقیق و دیانتداری سے اور بغیر تعصب اور خوف اور رعایت کے یہ دریافت کرنا لازم ہے۔ کہ بائیبل شریف میں تثلیث کی تعلیم ہے۔ یا نہیں"۔ (صلا)

بے شک یہ ایک اہم سوال ہے۔ اور اسی لئے انہوں نے اپنی کتاب کا ساتواں باب یہ امر ثابت کرنے کے لئے وقف کر دیا ہے۔ کہ "مسئلہ تثلیث شریف کتب مقدسہ سے ثابت ہے"۔ مگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ ان کے ان دلائل کا جائزہ لیں۔ اور دیکھیں۔ کہ کتب مقدسہ سے مسئلہ تثلیث ثابت کرنے میں عیسائی کہاں تک حق بجانب ہیں۔

پہلی دلیل

تثلیث کی تائید میں جو پہلی دلیل پادری صاحبان دیا کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ عبرانی تورات میں خدا تعالےٰ کا ذکر جمع کے صیغہ میں ہے۔ یعنی اس میں اللہ کا لفظ نہیں۔ بلکہ الوہیم کا لفظ ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا ایک نہیں۔ بلکہ ایک سے زائد ہیں۔ چنانچہ متذکرۃ الصدر پادری صاحب لکھتے ہیں:۔

"دو خاص نام جو خدا کی نسبت عہد عتیق میں استعمال کئے گئے ہیں۔ "یہوداہ" اور "الوہیم" ہیں۔ ان میں پہلا خدا کا خاص نام ہے۔ اور خاص اس کی ذات پر صادق آتا ہے۔ اور یہ نام بصیغۂ واحد ہے اور ترجمہ اس کا ہے: "وہ جو موجود ہے"۔ دوسرا نام الوہیم بصیغۂ جمع ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا نے یہ نام بغرض اظہار الوہیت کے تین اقانیم یا شخصات کے اپنے واسطے اختیار کیا ہے۔ چونکہ اسم یہوداہ جو ذات پر دلالت کرتا ہے ہمیشہ بصیغہ واحد مستعمل ہے۔ ایسے ہی لفظ "الوہیم" جو جمع ہے۔ ذات الٰہی کی جمعیت اقانیم کو صاف بتلاتا ہے" (ص ۱۸۲)

پھر لکھتے ہیں:۔

"دیکھو۔ پیدائش ۱-۲۶ الوہیم نے کہا۔ آؤ ہم آدمی کو اپنی صورت پر بناویں۔ اگر محاورہ صحیح ہے۔ تو الوہیت میں جمعیت اقانیم ضرور ہے۔ اور ہر اقنوم کو ہم سے خالقیت کا تعلق ہے"۔ (صفحہ ۱۸۳۔ تشریح التثلیث)

اس دلیل کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے جب ہم پیدائش $\frac{1}{26}$ دیکھتے ہیں تو اس میں مندرجہ ذیل عبارت پاتے ہیں:۔

"تب خدا نے کہا۔ کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنائیں"۔

ان الفاظ کو پڑھ کر عیسائی کہتے ہیں۔ کہ دیکھو خدا نے کہا ہے انسان کو ہم اپنی مانند بناویں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا کی ذات احد نہیں۔ کیونکہ "ہم" جمع کا صیغہ ہے۔ اور یہ کثرت کو چاہتا ہے۔

اسی طرح پیدائش $\frac{11}{7}$ میں آتا ہے کہ زمین کے بگڑ جانے کے بعد جبکہ تمام لوگوں کی ایک ہی بولی تھی۔ خدا نے فرمایا۔ آؤ ہم اتریں۔ اور ان کی بولی میں اختلاف ڈالیں۔ گویا اس دلیل کے دو پہلو ہوئے۔

اول یہ کہ اللہ کی بجائے الوہیم کہا گیا ہے دوم یہ کہ "ہم" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے جواب میں مندرجہ ذیل امور سمجھ لینے چاہئیں۔

(۱) لفظ "الوہیم" سے صرف تین خدا کیوں مراد لئے جاتے ہیں جبکہ جمع کا صیغہ صرف تین پر نہیں۔ بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں پر بھی دلالت کرتا ہے۔ اس صورت میں تو ہندوؤں کا عقیدہ صحیح سمجھا جائے گا۔ جو بے شمار خدا مانتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ "ہم" کا لفظ ایک سے زائد پر بولا جاتا ہے۔ مگر یہ کس نے کہا۔ کہ تین پر ہی اکتفا کرو۔ ایک شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ آٹھ خدا ہیں کیونکہ "ہم" کا لفظ خدا نے استعمال کیا ہے۔ جس کے اندر آٹھ بھی شامل ہیں:۔

(۲) تورات یہودیوں کی کتاب ہے۔ اور یہودی ایک ہی خدا مانتے ہیں۔ چاہیئے تھا۔ کہ وہ لوگ جن کے پاس حضرت موسےٰ کلام خدا لایا سب سے پہلے تثلیث پر ایمان لاتے۔ مگر وہ اب تک منکر ہیں۔ پس پرانے عہد نامہ سے تثلیث اخذ نہیں کی جا سکتی کیونکہ یہودی اپنی کتابوں کو خوب سمجھ سکتے ہیں۔ اور وہ تثلیث سے صاف انکار کرتے ہیں:۔

(۳) خود عیسائی بھی "الوہیم" کا ترجمہ انگریزی میں God ہی کرتے ہیں Gods نہیں کرتے۔ اور اردو تراجم میں بھی یہی لکھا ہوتا ہے۔ "تب خدا نے کہا" نہ کہ "تب خداؤں نے کہا" یا ابتدا میں خدا نے آسمان کو پیدا کیا نہ کہ خداؤں نے پیدا کیا۔ عیسائیوں کا یہ طریق عمل اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جمع حقیقتاً واحد کا مفہوم اپنے اندر رکھتی ہے

(۴) بعض انگریز پادری عموماً اردو بولتے وقت اپنے لئے "ہم" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ ایک ہی ہوتے ہیں۔

بہرحال ہمارا سوال یہ ہے۔ کہ تین کی تخصیص کیوں کی گئی۔ جبکہ ہم کا لفظ صرف تین کے مجموعہ پر ہی نہیں بولا جاتا بلکہ تین سے زیادہ سینکڑوں پر بھی بولا جا سکتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ تین کا ذکر ملتا ہے۔ اور چوتھے کا ذکر نہیں ملتا۔ اس لئے تین کی تخصیص کی گئی۔ تو بائیبل سے پتہ اور اناجیل سے پتہ دو۔ اور یوں کہنے کو تو ایک شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ ملک صدق میں ایسی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ کہ اس کو بھی اقانیم میں داخل کیا جائے۔ اور چار اقانیم مانے جائیں۔ ملک صدق اول تو اپنے نام کے لحاظ سے "راستبازی کا بادشاہ ہے۔ پھر شالیم" یعنی صلح کا بادشاہ۔ پھر بے باپ بے ماں اور بے نسب نامہ ہے۔ نہ اس کی عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر۔ بلکہ خدا کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا۔ (دیکھو عبرانیوں $\frac{7}{1\text{-}3}$)

پس اگر ایک نیا فرقہ پیدا ہو جائے جو ملک صدق کا معتقد ہو۔ تو وہ یہ دعوےٰ کر سکتا ہے۔ کہ ملک صدق بھی اقانیم میں سے ایک اقنوم ہے:۔

(۵) پھر دیکھو خروج $\frac{20}{1}$ اور احبار $\frac{19}{1}$ جہاں خدا نے اپنے لئے میں کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اگر پیدائش کی اس آیت سے جس میں "ہم" کا لفظ خدا نے استعمال کیا۔ کثرت ثابت ہوتی۔ تو پھر خروج اور احبار سے کیا ثابت ہوتا ہے جبکہ دو دفعہ خدا نے اپنے لئے میں کا لفظ استعمال کیا۔

(۶) اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ محض زبان کا محاورہ ہے۔ اور اظہار ادب کے لئے ایسے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ باری تعالےٰ کی ذات بابرکات کو بصیغہ جمع تعبیر فرمایا گیا ہے دیکھو

ا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ پ۱۴ حجر ع۱۔ بے شک ہم نے ہی اس قرآن کو اتارا ہے۔ اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ب) نحن خلقناكم فلولا تصدقون (واقعہ ع ۲) ہم ہی نے تم کو پیدا کیا۔ پھر بھی تم تصدیق نہیں کرتے۔

(ج) نحن قدرنا بينكم الموت وما نحن بمسبوقين (واقعہ ع ۲) ہم ہی نے تم میں موت کو مقدر کیا اور ہم کو کوئی جیت نہیں سکتا۔

(د) انا نحن نحی الموتیٰ ونكتب ما قدموا واٰثارهم (یٰس ۲۲) بے شک ہم ہی مردے زندہ کرینگے اور ہم ہی اس کو لکھ رہے ہیں۔ جو انہوں نے پیش کیا۔ اور ان کے آثار کو۔

(ﮦ) نحن اعلم بما يقولون وما انت عليهم بجبار۔ (ق آخر) ہم خوب جانتے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ اور تو ان پر کوئی قابو رکھنے والا نہیں۔

(و) اولم يروا انا نأتي الارض ننقصها من اطرافها (رعد آخر) کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم اس زمین کو اس کے اطراف سے کم کرتے ہوئے اس کی طرف آرہے ہیں۔

پس یہ لفظ اظہار شان اور اپنی مالکیت اور تصرف اور حاکمانہ اقتدار کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ نہ کہ تثلیث کے اثبات کے لئے۔

دوسری دلیل

دوسری دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ تورات میں لکھا ہے۔ "اور خداوند خدا نے کہا دیکھو کہ انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا۔" (پیدائش ۳/۲۲) عیسائی کہتے ہیں۔ دیکھو یہاں [illegible] سے بھی معلوم ہوا کہ خدا کی ذات کثرت اقانیم کو چاہتی ہے۔

اس استدلال پر ہماری تنقید یہ ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے "ایک کی مانند ہو گیا" وہ کون ایک تھا۔ کیا بیٹے کی مانند ہو گیا۔ کیونکہ اس نے بھی تجسم اختیار کر کے انسان بننا تھا۔ اور اگر واقعی ہاں ایک کا مطلب بیٹا ہی تھا۔ تو پھر عیسائیوں کے اعتقادات پر زد پڑتی ہے کیونکہ وہاں اقرار یہ کرنا پڑتا ہے۔ کہ جیسا اب ویسا ابن ویسا روح القدس۔ پھر ایک کی مانند کا کیا مطلب۔ ہر ایک کی مانند ہو گیا کہنا چاہیئے تھا۔

دوم۔ اگر انسان نیک و بد کی پہچان میں ابن کی مانند ہو گیا تھا۔ تو انسان تو بزعم عیسائیاں کوئی گناہوں سے پاک نہیں۔ کیا اس وقت ابن بھی انسان ہی تھا۔ اسی واسطے اس کی مانند ٹھہرا اگر یہ حقیقت ہے۔ تو پھر ابن بھی اسی طرح نیک و بد کی پہچان میں ہوا جیسا آدم یا نسل آدم۔ اور وہ الٰہ نہ رہا۔

سوم۔ عیسائی صاحبان بتلائیں کہ آدم کس طرح نیک و بد کی پہچان میں ایک کی مانند ہو گیا تھا۔ نیک و بد کی پہچان تو شریعت سے ہوتی ہے۔ کیا آتے ہی شریعت مل گئی تھی۔ دیکھو انجیل میں لکھا ہے۔

"پس ہم کیا کہیں۔ کیا شریعت گناہ ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ بغیر شریعت کے میں گناہ کو نہ پہچانتا۔" (رومیوں ۷/۷)

"جہاں شریعت نہیں وہاں گناہ محسوب نہیں ہوتا۔" (رومیوں ۵/۱۳)

حقیقی راز

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ابطال الوہیت مسیح میں، اس متذکرۃ الصدر دلیل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ عبرانی سے اردو میں اس آیت کا ترجمہ بالکل غلط کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے معانی میں یہ بگاڑ پیدا ہو گیا۔ عبرانی لفظ کاحد کا ترجمہ اردو تراجم میں ایک کیا گیا۔ حالانکہ اس کا ترجمہ حقیقت میں یکتہ ہے۔ پس اس آیت کا ترجمہ ٹھیک طور پر یہ ہوا۔ کہ "ہو گیا آدم یکتہ ان میں سے" یعنی "آدم حیوانات سے ممتاز ہو کر یکتا ہو گیا۔" اب آیت کا کتنا لطیف ترجمہ ہو گیا کہ خداوند خدا نے کہا دیکھو آدم نیک و بد کی پہچان میں حیوانات سے ممتاز ہو کر یکتا ہو گیا۔ غرض اس آیت سے بھی تثلیث ثابت نہیں ہوتی۔

تیسری دلیل

عیسائیوں کے نزدیک خطوط الرسل میں جو سب سے زیادہ زوردار اور صریح نص تثلیث کی مؤید ہے۔ وہ یہ ہے۔ "خداوند یسوع مسیح کا فضل اور خدا کی محبت اور روح القدس کی شراکت تم سب کے ساتھ ہوتی رہے۔" (۲ کرنتھیوں ۱۳/۱۴)

اہل تثلیث کہتے ہیں۔ کہ دیکھو رسول نے اقانیم کو مخلوط نہیں کیا۔ بلکہ جداگانہ ثابت کیا۔ لہذا ثابت ہوا۔ کہ عقیدۂ تثلیث اسی کی تشریح ہے اور نیز ہر سہ اقانیم میں سے ہر ایک نوع اقنومیت کا کمال ذاتی اور اصلی ہے نہ کہ کسی غیر سے حاصل کردہ۔

میزان الحق میں بھی پادری فانڈر اسی دلیل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"دیکھو اس آیت میں بھی روح القدس اب و ابن کی طرح فضل و نعمت کا چشمہ ٹھہر کر اب و ابن کے ساتھ برابر و متساوی ہو گیا ہے۔" صفحہ ۱۳۴

ہمارا جواب یہ ہے۔ کہ یہ امر ظاہر ہے۔ کہ اس ورس میں تین اقانیم کا ذکر ہے۔ اور ان کی اقنومیت بھی بخیال اہل تثلیث جداگانہ ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ یہ ایک معمولی بات ہے اس جملہ کی ترتیب میں تین اشیاء کا ذکر تثلیث یا الوہیت مسیح ثابت نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر اسی ترتیب کو مدنظر رکھیں۔ تو ہمیں کہنا پڑتا ہے۔ کہ پھر فرشتے بھی ایک اقنوم ہو سکتے ہیں کیونکہ اسی ترتیب سے فرشتوں کا ذکر بھی بجائے روح القدس کے آیا ہے۔ دیکھو ۱ تمطاؤس ۵/۲۱ "خدا اور مسیح یسوع اور برگزیدہ فرشتوں کو گواہ کر کے میں تجھے تاکید کرتا ہوں۔ کہ ان باتوں پر بلا تعصب عمل کرنا"

پس اگر پہلی صورت میں یسوع مسیح کو خدا سمجھا جا سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ فرشتوں کو خدا نہ سمجھا جائے جس طرح خدا اور یسوع مسیح حاضر و ناظر گواہ لکھے گئے۔ اسی طرح فرشتے بھی حاضر و ناظر گواہ لکھے گئے۔ یعنے جس طرح خدا اور یسوع مسیح کی اقنومیت ظاہر کی گئی ہے۔ اسی طرح فرشتے بھی حاضر و ناظر گواہ تھے۔ اور اگر کہو کہ فرشتے از روئے کتب مقدسہ خود مخلوق ہیں۔ تو ہم کہتے ہیں۔ کہ یسوع بھی مخلوق ہے۔ کیا وہ مخلوق نہیں جو پیدا ہوا۔ (دیکھو متی ۱/۲۵) اور پھر صاف لکھا ہے کہ وہ مر بھی گیا۔ (دیکھو متی ۲۷/۵۰)

پھر اگر اس دلیل سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ تو اس رسول کا تفصیل کلام دیکھو جس میں وہ خدا کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے۔ خصوصیت سے ۱ کرنتھیوں ۸/۴ و ۶ پڑھو۔ جہاں اس نے وحدانیت کا کھلے الفاظ میں اقرار کیا ہے۔

چوتھی دلیل

تشریح التثلیث میں ایک اور دلیل یہ دی گئی ہے۔ کہ ۱ یوحنا ۵/۷ میں لکھا ہے۔ "تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں۔ باپ بیٹا اور روح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں۔" مگر اس کی تردید کے لئے یہی بات کافی ہے۔ کہ موجودہ اناجیل میں ہمیں یہ عبارت نظر نہیں آتی۔ بلکہ اس کی بجائے یہ عبارت نظر آتی ہے۔ کہ

"گواہی دینے والے تین ہیں۔ روح اور پانی اور خون اور یہ تینوں ایک ہی بات پر متفق ہیں۔"

اب کہاں باپ بیٹا اور روح القدس کہاں روح۔ پانی اور خون یہ جہاں تحریف کی ایک مثال ہے۔ وہاں اس دلیل کی زبردست تردید بھی ہے۔

پانچویں دلیل

پادری صاحبان ایک یہ دلیل بھی پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح نے اپنے حواریوں سے فرمایا تھا "تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔ اور انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دو"

(متی ۲۸/۱۹)

مگر یہ دلیل بھی قابل وقعت اور لائق مشنید نہیں۔ کیونکہ اس میں دو اختلاف ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے پہلے آپ نے فرمایا ہے۔
"آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا"
حالانکہ آپ ہی نے فرمایا تھا۔
"اپنے داہنے بائیں کسی کو بٹھا دینا میرا کام نہیں"۔ متی $\frac{20}{24}$
ب:۔ آپ نے اسمیں فرمایا ہے۔
"سب قوموں کو شاگرد بناؤ"
حالانکہ آپ نے ہی یہ تعلیم دی۔ کہ
"سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا (متی $\frac{10}{6}$)
اور یہی انبیاء سابقین نے کہا تھا۔ کہ
"تجھ میں سے ایک سردار نکلیگا۔ جو میری امت اسرائیل کی گلہ بانی کریگا"۔ متی $\frac{2}{6}$ پھر عمل بھی آپ کا یہی تھا۔ (دیکھو متی $\frac{15}{24}$)

پس یہ عبارت نہ صرف دو اختلافات سے پُر ہے بلکہ پہلی پیشگوئیوں مسیح کے عمل اور قول سے خلاف تعلیم دیتی ہے۔ اس لئے یہ قابل قبول نہیں۔

ج:۔ متی کے علاوہ اور کسی نے باپ بیٹا اور روح القدس کا اس تذکرہ کے دوران میں ذکر نہیں کیا۔ یہ بھی اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ یہ کچھ قابل توجہ بات نہیں ہے لیکن اگر اس امر کو ہم درست تسلیم بھی کریں۔ تو بھی اِس کا مطلب یہی ہے کہ خدا کے نام پر حضرت مسیح کی طرف سے بپتسمہ دو۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے وہ احمدی جنکو بیعت لینے کی اجازت ہے۔ وہ ان الفاظ میں بیعت لیا کرتے ہیں کہ "میں احمد کی بیعت محمود کے نام پر .... کے ہاتھ پر کرتا ہوں"۔

حقیقی مفہوم

اصل بات یہ ہے کہ حضرت مسیح ان الفاظ میں اپنے حواریوں کو یہ ہدایت دیتے ہیں۔ کہ تم جاؤ اور لوگوں کو بپتسمہ دو۔ مگر بپتسمہ دیتے وقت تین وجودوں کا اقرار لو۔

خدا کو منواؤ۔ میرے وجود کو منواؤ اور الہٰی کلام کو منواؤ۔ گویا اقرار لو۔ کہ ہمیشہ ہم خدا کو واحد جانینگے۔ حضرت مسیح کو رسول تسلیم کرینگے۔ اور اوامر اور احکام پر عمل پیرا ہونگے۔

مسئلۂ تثلیث کی حقیقت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے "ابطال الوہیت مسیح" میں ایک نہایت ہی لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے جس سے تثلیث کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے۔ اور اس امر کا بھی کہ عیسائی کس طرح صحیح راستے سے منحرف ہو کر تثلیث فی التوحید جیسے خطرناک شرک میں گرفتار ہو گئے حضور فرماتے ہیں:۔ کہ

حضرات انبیاء علیہم السلام کو حضرت حق سبحانہ تعالےٰ کی معلّٰی بارگاہ سے نہایت گہرا تقرب اور تعلق ہوتا ہے اگر وہ کسی سے محبت کرتے ہیں تو صرف اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے باعث۔ اور کسی سے ناراض ہوتے ہیں۔ تو صرف اللہ تعالےٰ کی ناراضی کے باعث۔ ان کی کمان الہٰی کمان سے وہ اتحاد رکھتی ہے کہ اُن دونوں کمانوں کے دو قاب بجائے دو کے ایک ہی نظر آتی ہیں۔ اسی واسطے خاص خاص عنایات ایزدی کے مورد بنتے ہیں۔ اور ان کی نسبت یہ کلمات سنائے جاتے ہیں۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ اور ان پر بقدر انکی عبودیت کے اس مکالمۂ الہٰیہ اور مخاطبت ربانیہ کا نزول ہوتا ہے۔ جسے الہامی اصطلاحات میں روح القدس کہتے ہیں جیسے فرمایا۔ وکذالک اوحینا الیک روحاً من امرنا۔ یہی توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کا مضمون تھا جس کو عیسائی نہ سمجھکر شرک میں گرفتار ہو گئے۔ اور نہ سمجھا کہ خدا جب انبیاء کو دنیا کی ہدایت کیلئے مبعوث کرتا ہے تو جو کچھ وہ فرماتے ہیں۔ وہ اسی کا فرمایا ہوا کرتا ہے۔ ان کا اور ان کے کلام کا اتباع عین اللہ تعالےٰ کی اتباع ہوا کرتا ہے۔ گویا وہ اور اللہ تعالےٰ اور کلام الہٰی تین ہیں مگر ایک ہیں۔ یہی تھری ون اور ون تھری کا حقیقی راز تھا۔ جسے افسوس کہ نہ سمجھا گیا۔ اور ایک انسان کو خدائی مرتبہ دیکر شرک پر قدم مارا گیا۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی آنکھوں پر بغض و عداوت کی پٹی

غیر مبایعین کی تمام اُمیدیں حسرتوں کی شکل میں

ڈاکٹر صاحب کی تیسری بات کا جواب

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنے اُس مضمون میں جو بعنوان "خلافتِ محمودیہ کے متعلق دو باتیں" انہوں نے ۱۲ر جولائی کے پیغام صلح میں شائع کرایا ہے لکھتے ہیں۔ کہ "اگر قادیان میں ان کی (یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی) سکونت نہ ہوتی"۔ تو ہمارے خلاف تحریکیں بھی نہ کرسکتے مگر یہ بات بھی محض لچر اور دور از صداقت ہے۔ کیونکہ جب خدا تعالےٰ نے اپنے الہام اور کشوف میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ قادیان ایک مقدس مقام ہے۔ اور جو خائن و منافق اور یزیدی الطبع لوگ ہوں گے وہ اس جگہ لمبا عرصہ نہیں رہ سکیں گے تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور آپ کی جماعت کا اس مقام میں رہنا اور غیر مبایعین کا یہاں سے نکل جانا ایک عقلمند اور اہل بصیرت کے نزدیک اس بات کو ثابت کرنے کے لئے بالکل کافی ہے۔ کہ جو یہاں سے نکل گئے وہ خائن و منافق اور یزیدی الطبع تھے اور جو رہتے ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر چلنے والے اور صحیح عقائد رکھنے والے ہیں

۱۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ آریہ جو مرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے یہ پسند نہیں کیا۔ کہ اس کے مرکز تجلیات میں کوئی ہمیشہ افتراء کرے۔ واقعی یہ بڑی خیانت کا کام ہے۔ کہ اپنی آنکھوں سے نشان دیکھیں۔ اور پھر نہ صرف خود انکار کریں۔ بلکہ اوروں کو بھی بہکائیں۔ یہ سخت بڑا کام تھا جو انہوں نے اپنے ذمہ لیا۔ جیسے روشنی میں سیہ دل چور نہیں ٹھہر سکتا! ایسے ہی اس مقام میں جو تجلیات و انوار الہٰی کا مرکز ہے۔ کوئی سیاہ دل خائن بہت مدت تک نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی لئے فرمایا۔ قرآن مجید میں لَا یُجَاوِرُوْنَکَ فِیْھَا اِلَّا قَلِیْلًا (نہ پڑوس میں رہینگے تیرے مگر چند دن)" (اخبار بدر جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۵ راپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۸ کالم ۲)

پھر سورہ احزاب رکوع ۸ کی مذکورہ بالا آیت کی تشریح حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے یوں فرمائی ہے:۔ کہ

"یہ آیت کریمہ شیعوں کے لئے قوی حربہ ہے۔ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ مدینہ سے نہیں نکالے گئے۔ بلکہ بعد الموت بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں دفن کئے گئے۔ گویا حیات و ممات میں آپ کی معیت کا شرف حاصل رہا"۔ (درس القرآن صفحہ ۲۰)

اب اسی معیار کو اس جگہ بھی چسپاں کر کے دیکھ لو اور سوچو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی کس جلال کے ساتھ پوری ہوئی

۲۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ بھی الہام ہے کہ "اخرج منہ الیزیدیون" (تذکرہ صفحہ ۷۹۱) یعنی یزیدی لوگ جو اہل بیت سے عداوت و دشمنی اور نفاق رکھنے والے ہونگے۔ وہ قادیان میں نہیں رہ سکیں گے

چنانچہ خدا تعالےٰ نے اس مقام سے جسکے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارضِ حرم ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہاں سے نکال کر ثابت کر دیا کہ کون لوگ "خائن" "سیاہ دل" "منافق" اور "یزیدی الطبع" ہیں اور کون ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون (الانبیاء ع) "صادق زمین کے وارث ہونگے اور ابد تک اس میں بسیں گے" (زبور ۳۷-۲۹) کے مطابق صادق اور صالح ہیں۔

۳۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں۔

"پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم۔ اے خدائے غفور رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے۔ بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں آمین یا رب العالمین"

(الوصیت طبع سوئم صـ۱۷)

پھر فرماتے ہیں۔

"خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا" (" حاشیہ صـ۲۰) "یہ ضروری ہوگا کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے" (" " صـ۲۵) "میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثنا رکھا ہے باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ان کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔ (" " صـ۲۵) رسالہ الوصیت کی ان عبارتوں میں ہمارے اور غیر مبایعین کے درمیان حق و باطل کا نہایت واضح امتیاز کر دیا گیا ہے۔ اور بتا دیا گیا ہے کہ

۱۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے خدا کے ساتھ حقیقی تعلق رکھنے والے اور اس کے فرستادہ پر سچا ایمان لانے والے ہیں۔

۲۔ جو شخص مرکز احمدیت یعنی قادیان سے اپنا تعلق منقطع کرلے۔ وہ اپنے اندر "نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی" رکھنے والا ہوگا۔

۳۔ اس قبرستان میں بہشتی ہی دفن ہونگے۔ (۴) چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کی اولاد کو خدا تعالیٰ نے مستثنیٰ کیا ہے اور وہ بغیر وصیت کے اس میں دفن ہونگے اس لئے وہ بدرجہ اولیٰ متقی اور پرہیزگار اور بہشتی ہونگے۔ (۵) "مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے گا" فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیشگوئی بھی فرما دی کہ اس جگہ سے تعلق رکھنے والوں کی اکثریت کبھی بھی راہ راست سے برگشتہ نہ ہوگی۔ پس قادیان کی سکونت پر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا تلملانا اور اعتراض کرنا محض ان کا اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑنا ہے ورنہ وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے معمولی واقفیت بھی رکھتا ہو سمجھ سکتا ہے کہ قادیان سے جماعت احمدیہ کا تعلق اور غیر مبایعین کا مرکز سلسلہ سے انقطاع اسبات کا قطعی اور یقینی ثبوت ہے کہ مبایعین حق پر ہیں اور غیر مبایعین ناراستی اور ضلالت پر۔

ڈاکٹر صاحب کی چوتھی بات کا جواب

پھر ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ضرورت سے زیادہ عزت کرکے ان کو سر چڑھا لیا تھا۔ گو بعد میں وہ اس نتیجہ پر پہنچ گئے کہ میاں صاحب "نالائق اور بے وجہ جوشیلے" ہیں مگر اب وقت گزر چکا تھا اگر ضرورت سے زیادہ عزت نہ کرتے تو یہ ترقی بھی نہ پاتے۔ افسوس اور ہزار افسوس کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے نہایت بےباکانہ رنگ میں یہ الفاظ لکھ کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی فراست سمجھ اور عقل پر معاندانہ حملہ کیا ہے۔ اور پھر افترا کر کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی نسبت گندے الفاظ استعمال کئے۔ اور ان کا قائل حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ جیسے عظیم المرتبت انسان کو قرار دیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی عزت کرتے تھے اور ہمیشہ کرتے رہے اور کبھی بھی آپ نے وہ الفاظ استعمال نہیں کئے جو ڈاکٹر صاحب نے افترا کر کے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر دئے ہیں۔ مگر بے وجہ نہیں بلکہ اس کی بھی وجوہ ہیں چنانچہ ان میں سے چند وجوہ میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

پہلی وجہ:۔ در اصل حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ یہ یقینی طور پر سمجھ چکے تھے کہ پسر موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی ہیں۔ چنانچہ آپ نے حضرت پیر منظور محمد سے ایک دفعہ فرمایا۔

"کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں۔ (رسالہ تشحیذ الاذہان بابت مئی ۱۹۱۴ء صـ۲۶)

پس حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ آپ کی عزت بلاوجہ نہیں کرتے تھے بلکہ اس وجہ سے کرتے تھے کہ آپ یقین رکھتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں جس موعود لڑکے کی بشارتیں دی گئی ہیں۔ وہ آپ ہی ہیں۔

دوسری وجہ:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ آپ کی اس لئے بھی عزت کرتے تھے کہ آپ یقین رکھتے تھے کہ میرے بعد خلافت کے منصب کے لائق آپ ہی ہیں۔ اسی لئے آپ نے ایک دفعہ خواجہ سلیمان علیہ الرحمۃ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ۲۲۰ برس کی عمر میں خلیفہ ہوئے تھے اور یہ کہہ کر کہ "یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کہی ہے"

(بدر ۲۷؍ جنوری ۱۹۱۰ء صـ)

مگر افسوس کہ آپ نے جو بات "خاص مصلحت" اور "خالص بھلائی" کے لئے کہی غیر مبایعین نے اس بات سے بھی سبق حاصل نہیں کیا پھر جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نمازوں وغیرہ کے لئے ارشاد فرمائے اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اپنی جگہ درس کے لئے۔ خطبہ جمعہ اور دیگر نمازوں کی امامت کے لئے حضور کو ہی مقرر فرماتے تھے تاکہ آپ کے طرز عمل سے بھی لوگ سمجھ سکیں کہ آپ کے بعد منصب خلافت پر فائز ہونے کے قابل کون شخص ہے۔ پس آپ کا حضور کی عزت کرنا اس وجہ سے بھی تھا۔ کہ آپ انہیں اپنے بعد خلافت کا اہل سمجھتے تھے۔

تیسری وجہ:۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے احمدیہ بلڈنگس لاہور میں ایک دفعہ تقریر کی جس میں فرمایا۔

(الف) "مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے میں سچ کہتا ہوں۔ کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا **محمود**۔ بشیر۔ شریف۔ نواب ناصر نواب محمد علی خان کرتا ہے **تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا**۔ میں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ میں ایک امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں"

(اخبار بدر جلد ۱۲ نمبر ۱ مورخہ ۴ جولائی ۱۹۱۲ء صـ۷ کالم ۱)

(ب) "میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمانبردار ہے ہاں ایک معترض (ڈاکٹر بشارت احمد صاحب وغیرہم کی طرح ناقل) کہہ سکتا ہے کہ سچا فرمانبردار نہیں۔ مگر نہیں میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے اور ایسا فرمانبردار کہ تم میں سے ایک بھی نہیں" (" کالم ۱-۲)

17

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیوں ڈاکٹر صاحب! کیا اب بھی آپ کو معلوم ہوا یا نہیں۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کس وجہ سے آپ کی عزت کرتے تھے؟

غرض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ حضور کی عزت بلا وجہ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ان کی فرمانبرداری و اطاعت کو دیکھکر آپ کو پسر موعود یقین کر کے اور یہ سمجھکر کہ میرے بعد منصب خلافت کے اہل آپ ہی ہیں۔ عزت کرتے تھے۔ اور آخر تک اس پر قائم رہے۔ اس کے خلاف کبھی کوئی تحریر و تقریر ثابت نہیں کی جاسکتی۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

ڈاکٹر صاحب کی پانچویں بات کا جواب

ڈاکٹر صاحب یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ

"اگر میاں صاحب نے نہایت ہوشیاری سے خلافت حاصل کرنے کے لئے انصار اللہ پارٹی نہ بنائی ہوتی" تو آپ کو کامیابی نہ ہوتی۔ اس کا جواب بجائے اس کے کہ میں خود دوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے الفاظ پیش کر دیتا ہوں۔ جو اسی اعتراض کے جواب پر مشتمل ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا شاہد ہے اور میں اس کو حاضر ناظر جان کر اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کبھی اس امر کی کوشش نہیں کی۔ کہ میں خلیفہ ہو جاؤں۔ نہ یہ کہ کوشش نہیں کی۔ بلکہ کوشش کرنے کا خیال بھی میرے دل میں نہیں آیا۔ اور نہ میں نے کبھی یہ امید ظاہر کی۔ اور نہ میرے دل نے کبھی خواہش کی اور جن لوگوں نے میری نسبت یہ خیال پھیلایا ہے۔ انہوں نے میرا خون کیا ہے۔ وہ میرے قاتل اور خدا کے حضور وہ ان الزامات کے جوابدہ ہونگے"

(الفضل جلد ۱ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۱۳ء صـ۱۲ کالم ۳)

پھر جب ۱۹۱۴ء میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے یہ الزام "انصار اللہ" کی نسبت عائد کیا تھا۔ جیسے آج وہ دہرا رہے ہیں۔ تو ڈاکٹر صاحب سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا جسے وہ اب تک پورا نہیں کرسکے۔ اور نہ کرسکیں گے کہ:۔

"ہم نے پوچھا تھا کہ انصار اللہ میں سے بعض لوگ ہیں۔ جنہوں نے بیعت نہیں کی۔ ان میں سے ایک ماسٹر فقیر اللہ صاحب ہیں۔ ان سے حلفی بیان لے کر شائع کیا جائے کہ کیا کبھی اشارۃً یا کنایۃً خلافتِ محمود کے متعلق کوئی تحریک انصار اللہ میں پیش ہوئی۔ یا کسی نے ان کو کہا؟ اگر یہ ثابت نہ ہو تو ڈاکٹر صاحب کی قابل رحم حالت پر افسوس"

(الفضل جلد ۱ نمبر ۴۲ب مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۱۴ء صـ۱۳ کالم ۱)

اب اگر ڈاکٹر صاحب شرافت سے کام لیتے تو وہ اپنی غلطی پر نادم ہوتے یا اس مطالبہ کو پورا کرتے۔ مگر افسوس کہ وہ ان دونوں طریق میں سے کسی ایک طریق کو بھی اختیار نہیں کرتے اور دیدہ دانستہ خلق خدا کو دھوکا دیتے رہتے ہیں۔

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جیسا کہ قرآن مجید سے ظاہر ہے۔ اور جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ مگر باوجود اس کے غیر مبایعین انجمن انصار اللہ پر یہ الزام لگاتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ کہ اپنی منشا کے خلاف اس نے ایک شخص کو خلیفہ بنا دیا نعوذ باللہ من ذالک لیکن ہم پوچھتے ہیں۔ کہ یہ کیوں نہ کہا جائے۔ کہ دراصل الٰہی منشاء ہی حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ کو خلیفہ بنانے کے متعلق تھا۔ اس لئے باوجودیکہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے آخری ایام میں گمنام ٹریکٹ لکھا اور جماعت کو خلافت کے خلاف اکسایا۔ مگر جسے خدا خلیفہ بنانا چاہتا تھا۔ اس نے اسے اس منصب پر فائز کر کے "انہ لا یفلح الظالمون" کے معیار کے مطابق ثابت کر دکھایا۔ کہ منکرین خلافت کا باوجود انتہائی کوششوں کے ناکام ہونا ان کے ظالم بلکہ اظلم ہونے کا زبردست ثبوت اور مبایعین کے حق اور راستی پر ہونے کی کھلی اور واضح دلیل ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی چھٹی بات کا جواب

پھر لکھتے ہیں:۔ کہ

"اگر آج ان کے قبضہ میں اتنی بڑی جماعت اور دولت اور جائداد نہ ہوتی تو یہ ان کی چھیلی بے ضرورت یا دوسرے لفظوں میں شیخی بازیاں بھی نہ ہوتیں"

(پیغام صلح ۲۱ر جولائی ۱۹۳۷ء)

اس کا جواب سوائے اس کے کیا دیا جائے کہ شکر ہے ڈاکٹر صاحب نے یہ تو تسلیم کر لیا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کو خدا تعالےٰ نے "اتنی بڑی جماعت" اور "دولت اور جائداد" آج دی ہے جو ابتدائے ایام خلافت میں نہ تھی۔ لیکن کیا ڈاکٹر صاحب نے کبھی یہ بھی سوچا کہ آیت استخلاف میں ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم کی علامت کس کے حق میں پوری ہو رہی ہے۔ کیونکہ ایک تو وہ وقت تھا کہ اہل پیغام کے چھ لیڈروں نے "ضروری اعلان" کے عنوان کے ماتحت لکھا تھا۔ کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو

"ابھی بمشکل قوم کے بیسویں حصہ نے خلیفہ تسلیم کیا ہے"

(پیغام صلح جلد ۱ نمبر ۱۲۵ مورخہ ۵ر مئی ۱۹۱۴ء صـ۱ کالم ۳)

مگر آج ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو بادل ناخواستہ یہ اقرار کرنا پڑا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ساتھ بڑی جماعت ہے۔

ڈاکٹر صاحب سنئے! جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا نے باوجود مخالف مولویوں کی ہر قسم کی کوششوں کے کامیاب و بامراد کیا اور آپ کے دشمنوں کو ناکام۔ اسی طرح باوجود آپ لوگوں کی سعی و کوشش کے باوجود خفیہ ٹریکٹوں کے۔ باوجود صدر انجمن احمدیہ قادیان کے اہم اداروں کے افسر ہونے کے۔ باوجود اثر و رسوخ رکھنے کے۔ اور باوجود جھوٹ اور کذب بیانی سے لبریز پروپیگنڈا کے خدا نے آپ کو ناکام کیا۔ مگر جس کے ساتھ بمشکل ۱/۲۰ آدمی تھے۔ اسے لاکھوں کا ...

محکمہ انہار میں مسلم اور سکھ امیدواروں کی ضرورت

محکمہ انہار کے حلقہ نہر حویلی اور ان حلقہ جات میں جہاں نہریں جاری ہیں بعض خاص سبارڈینیٹ آسامیوں کو پر کرنے کے لئے مسلم اور سکھ امیدوار نہ ملنے کے متعلق دقت محسوس ہو رہی ہے۔ ان آسامیوں کے متعلق مندرجہ ذیل مطلوب صفات کا ذکر مجموعہ احکام شعبہ انہار میں کیا گیا ہے۔

(الف) رڑکی کا پرانا اپر لوئر سبارڈینیٹ سارٹیفکٹ (ب) رسول کا اوورسیر کا سارٹیفکٹ (ج) پنجاب یونیورسٹی کا سول انجینیری کا پہلا امتحان تاہم گورنمنٹ ایسے اشخاص کی درخواستوں پر غور کریگی جن کے پاس ہندوستان اور برطانیہ عظمیٰ کی مسلمہ یونیورسٹیوں کی سول انجینیری کی ڈگریاں یا ڈپلومے ہوں۔ تقرری کے لئے صرف پنجابی اہل ہیں۔ ان آسامیوں کے متعلق جملہ درخواستیں صاحب چیف انجینیر (شعبہ انہار پنجاب) سکرٹریٹ شعبہ انہار لاہور کے نام آنی چاہئیں

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

سرکاری اطلاع

یہ امر واقفیت عامہ کیلئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنٹرل رینج میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کی آسامیوں کیلئے امیدواروں کی درخواستوں پر صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سنٹرل رینج ۱۵ر دسمبر ۱۹۳۷ء کو مشتہرہ تاریخ کے بجائے یکم دسمبر ۱۹۳۷ء تک غور فرمائینگے۔ اس تاریخ کے بعد کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائیگا۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

خریداران "الفضل" جن کے نام وی پی ہونگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۷ء سے ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ یا جن کے نام کچھ بقایا ہے۔ یا جن خریداروں نے پہلے ماہ اپنے نام وی پی رکوا دیا تھا۔ اور ابھی چندہ ادا نہیں کیا۔ ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔ احباب اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ ورنہ ان کے نام ۸ ر اکتوبر ۱۹۳۷ء کا اخبار وی پی ہوگا۔

(مینیجر الفضل)

نمبر خریداری — نام

- ۱ - میاں غلام حسین صاحب
- ۴۳ - مرزا برکت علی صاحب
- ۸۹ - ڈاکٹر محمد منیر صاحب
- ۱۳۱ - چوہدری محمد نذیر صاحب
- ۱۶۱ پیر حاجی احمد صاحب
- ۱۸۱ منشی غلام حیدر صاحب
- ۲۱۳ محمد عثمان صاحب
- ۲۸۶ - مولوی غلام علی صاحب
- ۲۹۱ ملک سردار خان صاحب
- ۳۰۴ مولوی کرم داد خانصاحب
- ۳۴۵ منشی حامد حسین صاحب
- ۳۸۷ شیخ قدرت اللہ صاحب
- ۵۰۹ شیخ محمد حسین صاحب
- ۶۲۰ خانصاحب غلام محی الدین صاحب
- ۶۴۹ مولوی محمد الدین صاحب
- ۸۷۰ مولوی نیاز محمد صاحب
- ۹۱۹ - بابو غلام رسول صاحب
- ۱۰۵۱ ماسٹر محمد پریل صاحب
- ۱۰۷۴ اسلطان عالم صاحب
- ۱۶۱۹ مولوی محمد الیاس الدین صاحب
- ۱۸۳۸ منشی بلند بخش صاحب
- ۱۹۲۱ چوہدری مصاحب علی صاحب
- ۲۰۸۵ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب
- ۲۵۳۵ حکیم ابوطاہر محمود صاحب
- ۳۱۷۰ میاں غلام حسین صاحب
- ۳۳۹۹ صوفی فضل الٰہی صاحب
- ۳۴۱۶ مولوی مبارک علی صاحب
- ۳۴۳۰ منشی عبدالعزیز صاحب
- ۳۷۷۹ بابو محمد آمین صاحب
- ۴۱۲۳ چوہدری نظام الدین صاحب
- ۴۱۳۳ سوبیر خان صاحب
- ۴۴۰۵ ملک محمد حنیف صاحب
- ۴۴۵۰ منشی محمد عبداللہ صاحب
- ۴۵۳۰ خدا بخش صاحب
- ۴۶۶۹ سید غلام رسول صاحب
- ۴۷۹۱ رسالدار محمد یعقوب خانصاحب
- ۴۸۱۶ علی حسن صاحب
- ۵۱۹۱ شیر محمد خان صاحب
- ۵۲۷۷ بابو اعجاز حسین صاحب
- ۵۳۰۴ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
- ۵۶۸۲ عبدالشکور صاحب
- ۵۸۵۹ شیخ غلام علی صاحب
- ۶۲۱۱ عبدالقیوم صاحب
- ۶۳۲۱ بابو محمد عالم صاحب
- ۶۴۷۲ اے جی ناصر صاحب
- ۶۷۸۴ عبدالرحیم صاحب
- ۶۸۴۰ مخدوم نذیر احمد صاحب
- ۷۰۷۸ عبدالسلام صاحب
- ۷۱۳۲ رشید احمد خانصاحب
- ۷۲۲۲ سید موسیٰ رضا صاحب
- ۷۲۳۳ نور احمد خان صاحب
- ۷۷۲۵ ملک نادر خان صاحب
- ۷۷۴۵ ایم ایم سلیم اکبر صاحب
- ۷۷۸۷ میاں عطاء اللہ صاحب
- ۷۹۴۳ شیخ حامد علی صاحب
- ۷۹۴۴ محمد زمان خان صاحب
- ۷۹۴۶ محمد اکرم صاحب
- ۷۹۵۲ احمد حسین سعید صاحب
- ۷۹۶۲ ڈاکٹر چوہدری محمد انور صاحب
- ۸۰۳۶ نصیر احمد خان صاحب
- ۸۱۷۰ چوہدری ولی داد خانصاحب
- ۸۲۸۶ محمد بخش صاحب
- ۸۳۱۹ محمد شفیع صاحب
- ۸۳۶۵ محمد عزیز صاحب
- ۸۳۶۸ بابو مہر الٰہی صاحب
- ۸۴۱۲ شیخ رحیم بخش صاحب
- ۸۴۵۵ ایس محمد امین صاحب
- ۸۵۷۳ محمد اشرف صاحب
- ۸۶۴۲ اخوند محمد اکبر خانصاحب
- ۸۶۶۱ راجہ غلام محمد خانصاحب
- ۸۶۷۴ سید محمود شاہ صاحب
- ۸۷۰۸ محمد عبداللہ صاحب
- ۹۰۱۵ ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب
- ۹۰۴۲ منشی غلام محی الدین صاحب
- ۹۱۰۵ سید حبیب الرحمٰن صاحب
- ۹۱۶۱ حسین بخش صاحب
- ۹۱۸۰ سیکرٹری صاحب کنجاہ
- ۹۲۱۲ ایم اے سبحان صاحب
- ۹۲۲۶ حاجی محمد صاحب
- ۹۲۴۰ سید زمان شاہ صاحب
- ۹۲۴۵ ملک فضل کریم خانصاحب
- ۹۲۷۴ ملک بشیر محمد خان صاحب
- ۹۲۸۶ سید محمد حسین صاحب
- ۹۲۸۷ غلام محمد صاحب
- ۹۲۹۳ محمد اسمٰعیل صاحب
- ۹۳۱۰ شیخ احمد صاحب
- ۹۳۳۶ چوہدری عبدالحی صاحب
- ۹۳۸۵ غلام قادر صاحب
- ۹۴۲۲ عبداللہ خان صاحب
- ۹۴۸۵ عنایت اللہ صاحب
- ۹۵۱۳ چوہدری غلام حسین صاحب
- ۹۵۵۴ مرزا رشید احمد صاحب
- ۹۶۰۱ شیخ اقبال الدین صاحب
- ۹۶۲۰ چوہدری محمد دین صاحب
- ۹۷۰۹ خان ظفر الحق خانصاحب
- ۹۷۳۵ شیخ فضل حق صاحب
- ۹۸۰۳ سید رسول شاہ صاحب
- ۹۸۰۷ منشی محمد اسمٰعیل صاحب
- ۹۸۵۴ رشید محمد خان صاحب
- ۹۸۶۳ عبدالواحد صاحب
- ۹۸۶۷ سید عنایت حسین صاحب
- ۹۸۸۷ چوہدری فضل احمد صاحب
- ۹۸۹۳ منشی کرم الدین صاحب
- ۹۹۲۳ مولوی سید محمد ہاشم صاحب
- ۹۹۴۴ چوہدری خان صاحب
- ۹۹۷۸ حکیم عبدالصمد صاحب
- ۹۹۸۳ میاں کرم رسول صاحب
- ۱۰۰۰۵ چوہدری شیر محمد صاحب
- ۱۰۰۱۲ مولوی غلام حسین صاحب
- ۱۰۰۱۳ ڈاکٹر ملک گوہر صاحب
- ۱۰۰۶۰ حکیم محبوب الرحمٰن صاحب
- ۱۰۱۰۷ انچارج ملک محمد شفیع صاحب
- ۱۰۲۲۵ چوہدری عبداللہ خانصاحب
- ۱۰۲۶۲ عبدالکریم خان صاحب
- ۱۰۱۷۷ پریذیڈنٹ صاحب
- ۱۰۲۰۶ خانصاحب چوہدری محمد سعید صاحب
- ۱۰۲۰۷ شیخ محمد خورشید خانصاحب
- ۱۰۲۸۱ منور احمد صاحب
- ۱۰۲۸۷ محمد عثمان صاحب
- ۱۰۲۹۸ ابراہیم خان صاحب
- ۱۰۳۱۱ شیخ نواب الدین صاحب
- ۱۰۳۵۲ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
- ۱۰۳۶۴ حکیم شیخ محمد صاحب
- ۱۰۳۷۶ ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب
- ۱۰۴۶۲ لفٹنٹ محمد اسمٰعیل صاحب
- ۱۰۴۷۳ عبدالرحیم صاحب
- ۱۰۵۱۱ بشیر الدین صاحب
- ۱۰۵۷۴ مولوی محمد عرفان صاحب
- ۱۰۶۱۳ مرزا غلام قادر صاحب
- ۱۰۶۴۴ قاضی ظہور اللہ صاحب
- ۱۰۶۴۵ افسر انچارج پولیٹیکل
- ۱۰۶۵۰ غلام محمد صاحب
- ۱۰۶۵۵ منشی محمد حیات صاحب
- ۱۰۶۸۳ صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب
- ۱۰۷۱۵ منشی عبدالحمید خانصاحب
- ۱۰۷۲۰ قاضی محمود الحسن صاحب
- ۱۰۷۴۱ حافظ سخاوت علی صاحب
- ۱۰۷۷۸ بابو ولی محمد صاحب
- ۱۰۸۰۳ دی احمدیہ گرلز سکول
- ۱۰۸۴۰ پیر محمد اکبر صاحب
- ۱۰۸۷۳ سید ولی محمد صاحب
- ۱۰۹۳۷ سکرٹری انجمن احمدیہ
- ۱۰۹۴۶ علی بخش صاحب
- ۱۰۹۵۸ عباد اللہ خانصاحب
- ۱۰۹۵۹ محمد نواز خان صاحب
- ۱۰۹۶۱ نذیر برادر
- ۱۰۹۸۰ عبدالمجید صاحب
- ۱۱۱۲۷ محمد الطاف صاحب
- ۱۱۱۵۳ شیخ کریم بخش صاحب
- ۱۱۱۶۳ محمد عبدالرحیم صاحب
- ۱۱۱۶۶ نادر بخش صاحب
- ۱۱۱۷۱ چوہدری محمد تقی صاحب
- ۱۱۲۲۴ خواجہ شمس الدین صاحب
- ۱۱۲۲۵ ایس اقبال حسین صاحب
- ۱۱۲۴۳ چوہدری سلطان علی صاحب
- ۱۱۲۷۹ بابو نذیر احمد خانصاحب
- ۱۱۲۹۴ عمر علی صاحب
- ۱۱۳۸۵ محمد حسین خان صاحب
- ۱۱۳۹۰ محمد رفیع خان صاحب
- ۱۱۴۱۹ حاکم الدین صاحب
- ۱۱۴۲۷ خان بہادر سعد اللہ خان صاحب
- ۱۱۴۳۴ فتح محمد صاحب
- ۱۱۴۳۶ چوہدری مشتاق احمد صاحب
- ۱۱۵۴۵ شیخ احمد علی صاحب
- ۱۱۵۹۷ شیخ محمد نذیر صاحب
- ۱۱۶۱۴ رشید احمد صاحب
- ۱۱۶۲۴ عبدالحکیم صاحب
- ۱۱۶۲۸ سید مرتضیٰ علی صاحب
- ۱۱۶۳۹ ڈاکٹر چوہدری محمد طفیل صاحب
- ۱۱۶۴۱ دلبر حسین صاحب
- ۱۱۶۷۵ محمد شریف صاحب
- ۱۱۶۹۸ محمد بخش صاحب
- ۱۱۷۳۵ شیخ عبدالرحمٰن صاحب
- ۱۱۷۵۷ چوہدری بدر الدین صاحب
- ۱۱۷۷۳ اللہ دتہ صاحب
- ۱۱۷۷۷ مرزا رمضان علی صاحب
- ۱۱۷۸۰ ابوالبشیر منشی رحمت اللہ خان صاحب
- ۱۱۷۸۱ مولوی حیدر علی صاحب
- ۱۱۷۹۲ ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ
- ۱۱۷۹۳ احمد خان صاحب
- ۱۱۸۰۴ عطاء اللہ خانصاحب
- ۱۱۸۴۲ چوہدری محمد الدین صاحب
- ۱۱۸۴۳ محمد صادق صاحب
- ۱۱۸۵۶ مستری فضل الدین صاحب
- ۱۱۸۵۷ میاں محمد حسین صاحب
- ۱۱۸۹۴ محکم الدین صاحب
- ۱۱۹۰۵ اللہ بخش صاحب
- ۱۱۹۱۶ ای محمد صاحب
- ۱۱۹۳۲ سید سمیع اللہ صاحب
- ۱۱۹۳۵ چوہدری برکت علی صاحب
- ۱۱۹۳۶ محمود احمد صاحب
- ۱۱۹۹۷ جمعدار محمد خان صاحب
- ۱۲۰۱۶ خان عبداللہ خانصاحب
- ۱۲۰۴۲ شیخ محمد سعید صاحب
- ۱۲۰۶۰ محمد اسحٰق صاحب
- ۱۲۰۶۸ عبدالرحمٰن خانصاحب
- ۱۲۱۰ چوہدری محمد افضل خانصاحب
- ۱۲۱۴۶ محمد یوسف صاحب
- ۱۲۱۴۷ شیخ انعام اللہ صاحب
- ۱۲۱۵۷ محمد حسین صاحب
- ۱۲۱۶۳ چوہدری عمر الدین صاحب
- ۱۲۱۷۲ محمد صادق صاحب
- ۱۲۱۸۰ نیاز احمد صاحب
- ۱۲۲۰۴ بابو قاسم الدین صاحب
- ۱۲۲۵۳ عبدالرب صاحب
- ۱۲۲۶۱ غلام احمد صاحب
- ۱۲۲۷۳ عبدالہادی صاحب
- ۱۲۲۷۴ ڈاکٹر محمد اعظم صاحب
- ۱۲۲۷۹ شیخ محمد اکبر صاحب
- ۱۲۲۹۳ حکیم محمد یعقوب صاحب
- ۱۲۲۹۹ چوہدری علی احمد صاحب
- ۱۲۳۰۰ چوہدری اللہ دتہ صاحب
- ۱۲۳۰۳ محمد ابراہیم صاحب
- ۱۲۳۰۷ ملک غلام حسین صاحب
- ۱۲۳۰۸ چوہدری اللہ داد خان صاحب
- ۱۲۳۲۳ محمد عبدالعزیز صاحب
- ۱۲۳۲۹ ڈاکٹر سعید احمد صاحب
- ۱۲۳۳۰ سید عبدالرشید صاحب
- ۱۲۳۵۱ چوہدری فیض احمد صاحب
- ۱۲۳۵۲ منشی غلام مرتضیٰ صاحب
- ۱۲۳۵۶ عبدالحفیظ صاحب
- ۱۲۳۶۶ مولوی محمد عبدالقادر صاحب
- ۱۲۳۸۲ شیخ چراغ دین صاحب
- ۱۲۴۲۳ سکرٹری صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۲۴۴۴ - سید شاہ سردار صاحب
۱۲۴۵۳ - عبدالرؤف صاحب
۱۲۴۷۶ - سید منزل شاہ صاحب
۱۲۵۲۹ - چوہدری فتح محمد صاحب
۱۲۵۳۷ - ایم نور الٰہی صاحب
۱۲۵۸۵ - شاد صاحب
۱۲۵۹۰ - محمد الدین صاحب
۱۲۶۱۰ - ملک محمد حسین صاحب
۱۲۶۱۵ - ملک حکیم میر احمد "
۱۲۶۲۵ - مولوی محمد حسین صاحب
۱۲۶۴۲ - چوہدری حاکم الدین صاحب
۱۲۶۴۶ - مولوی عبداللطیف صاحب
۱۲۶۶۶ - مولوی چراغ دین صاحب
۱۲۶۸۰ - بابو محمد عبداللہ صاحب
۱۲۶۹۰ - مرزا محمد حسین صاحب
۱۲۷۰۰ - محمد اسماعیل صاحب
۱۲۷۰۵ - پریذیڈنٹ صاحب
۱۲۷۱۹ - شیخ جلال الدین صاحب
۱۲۷۲۴ - سید کبیر عبدالقادر صاحب
۱۲۷۴۲ - شیخ برکت اللہ صاحب
۱۲۷۴۳ - سید ابدال شاہ صاحب
۱۲۷۴۴ - مولوی محب الرحمن صاحب
۱۲۷۴۶ - ماسٹر محمد عبداللہ صاحب
۱۲۷۵۶ - غلام نبی صاحب

۱۲۷۵۷ - ملک خدا بخش صاحب
۱۲۷۶۴ - شیخ عزیز الدین احمد صاحب
۱۲۷۷۷ - محمد شفیع صاحب
۱۲۷۸۱ - خواجہ محمد صدیق صاحب
۱۲۷۸۵ - ڈاکٹر محمد بشیر صاحب
۱۲۷۸۹ - مخدوم بشیر احمد صاحب
۱۲۷۹۰ - " عزیز احمد صاحب
۱۲۷۹۱ - چوہدری منظور احمد صاحب
۱۲۷۹۷ - شیخ محمد حسین صاحب
۱۲۷۹۸ - محمد عمر - محمد رفیق صاحبان
۱۲۸۰۱ - شیخ غلام محمد صاحب
۱۲۸۰۲ - شیخ عطاء اللہ صاحب
۱۲۸۰۷ - چوہدری غلام علی صاحب
۱۲۸۰۷ - بابو شمس الدین صاحب
۱۲۸۱۰ - چوہدری اے حمید صاحب
۱۲۸۱۱ - حکیم محمد عبدالجلیل صاحب
۱۲۸۱۴ - مسٹر محمد عبداللہ صاحب
۱۲۸۲۵ - قاضی محمد نذیر صاحب
۱۲۸۲۶ - Premier Rubber works
۱۲۸۲۷ - سید محمد اشرف صاحب
۱۲۸۳۱ - احسان اللہ صاحب

۱۲۸۳۴ - میاں عبدالرشید صاحب
۱۲۸۳۷ - پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
۱۲۸۴۲ - عبدالحمید صاحب
۱۲۸۴۵ - آئی ملک صاحب
۱۲۸۴۸ - شیخ ظہور الدین صاحب
۱۲۸۵۱ - چوہدری محمد حسین صاحب
۱۲۸۵۷ - ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب
۱۲۸۵۹ - دلاور علی خانصاحب
۱۲۸۶۰ - نیاز الدین صاحب
۱۲۸۶۴ - ڈاکٹر محمد یعقوب خانصاحب
۱۲۸۷۹ - محمد الیاس الدین صاحب
۱۲۸۹۲ - ماسٹر ولی محمد صاحب
۱۲۸۹۳ - چوہدری رحمت علی صاحب
۱۲۸۹۷ - ملک فضل خالق صاحب
۱۲۹۰۲ - فرحت حسین صاحب
۱۲۹۲۴ - خواجہ مسعود احمد صاحب
۱۲۹۴۳ - مولوی محمد علی صاحب
۱۲۹۴۷ - چوہدری شریف احمد صاحب
۱۲۹۶۵ - میاں مقبول احمد صاحب
۱۲۹۷۰ - محمد شریف صاحب
۱۲۹۸۸ - بابو فقیر علی صاحب
۱۲۹۸۹ - منیجر صاحب ویدک یونانی
۱۲۹۹۴ - عبدالسلام صاحب

۱۳۰۰۰ - مولوی غلام نبی صاحب
۱۳۰۰۴ - الف شاہ صاحب
۱۳۰۰۷ - محمود الٰہی خانصاحب
۱۳۰۰۹ - محمد صادق صاحب
۱۳۰۱۳ - ایم نذیر الحق صاحب
۱۳۰۱۴ - شیخ عبدالرحمن صاحب
۱۳۰۱۵ - چوہدری غلام نبی صاحب
۱۳۰۱۷ - سعد اللہ خانصاحب
۱۳۰۲۳ - شیخ محمد احمد بند صاحب
۱۳۰۲۵ - ایم فیروز الدین صاحب
۱۳۰۴۶ - آغا عبداللطیف صاحب
۱۳۰۵۱ - چوہدری عبدالغفور صاحب
۱۳۰۶۴ - نواب الدین صاحب
۱۳۰۶۸ - مہر عاشق محمد صاحب
۱۳۰۷۹ - مرزا عزیز بیگ صاحب
۱۳۰۸۱ - محمد صدیق صاحب
۱۳۰۸۸ - عبدالمجید بیگ صاحب
۱۳۰۹۱ - محمد عبداللہ صاحب
۱۴۰۰۰ - محمد حسین خانصاحب

۱۴۰۰۱ - الیس ہارون رشید صاحب
۱۴۰۰۴ - ماسٹر عبدالعزیز صاحب
۱۴۰۰۵ - شیخ حاجی محمد صاحب
۱۴۰۰۹ - زراعت اللہ بیگ صاحب
۱۴۰۱۱ - میاں جان محمد صاحب
۱۴۰۱۴ - محمد شریف صاحب
۱۴۰۱۹ - ملک محمد حسین صاحب
۱۴۰۲۷ - ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب
۱۴۰۳۴ - چوہدری عبدالرحمن صاحب
۱۴۰۳۷ - احمد خانصاحب
۱۴۰۳۹ - والدہ محمد طاہر صاحب
۱۴۰۴۴ - ایم الیس احمد صاحب
۱۴۰۴۵ - محمد اسماعیل صاحب
۱۴۰۴۶ - ثناء اللہ صاحب
۱۴۰۵۰ - عبدالکریم صاحب
۱۴۰۵۲ - سید محمد شاہ صاحب
۱۴۰۵۴ - رانا فیض بخش صاحب

۱۴۰۶۲ - عبدالعزیز صاحب
۱۴۰۶۴ - مولوی عبدالمنان صاحب
۱۴۰۶۶ - عطاء اللہ صاحب
۱۴۰۶۷ - شیخ محمد عنایت اللہ صاحب
۱۴۰۶۸ - محمد نور عالم صاحب
۱۴۰۷۲ - چوہدری نذیر احمد خانصاحب
۱۴۰۷۳ - خواجہ ظہور الدین صاحب
۱۴۰۸۴ - چوہدری احسان احمد صاحب
۱۴۰۸۵ - چوہدری بشیر احمد صاحب

ضرورت

ایک انگریزی خوان ذہین اور محنتی نوجوان کی ضرورت ہے۔ جو علاوہ فرائض منیجری کے حساب کتاب بھی رکھ سکے۔ تنخواہ مبلغ ۲۵ روپیہ ماہوار درخواستیں ۸ر اکتوبر ۳۷ء سے پہلے امیر جماعت کی تصدیق کے ہمراہ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

جنرل منیجر آرٹسٹک مشین و مینوفیکچرنگ کمپنی - موہنی روڈ لاہور

شادی ہوگئی

مفرح یاقوتی

آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ مرد عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کرکے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا۔ عنبر موتی کستوری جدوار اصلی یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤساء امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (صہ) میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

مستورات کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ اگر وہ کئی ایک علاج معالجہ کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ تو وہ شفاخانہ رفاہ نسواں کی طرف فوراً رجوع کریں۔ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ ہیں بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں۔ بے شمار بے اولاد عورتیں ان کی ادویہ سے صاحب اولاد ہو چکی ہیں۔ اگر آپ اولاد چاہتی ہیں۔ تو فوراً مفصل حالات مرض تحریر کرکے دوا طلب کریں۔ انشاء اللہ ضرور آپ کی گود ہری ہوگی۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپیہ سے زائد نہیں ہوگی۔ محصولڈاک علاوہ ہوگا۔ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا۔ اس کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفاہ نسواں قریب مکان حضرت مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب

قدرت کے دو عطیے

پچاس اور ستر سال کی درمیانی عمر کے وہ بزرگ جو جوانی کی بہار دیکھنے کے آرزومند ہوں۔ صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کرکے قدرت حق کا ملاحظہ کریں قیمت صرف دو روپے (عہ)

پچاس سال سے نیچے کی عمر والے مرد جوانمردی کا لطف اٹھائیں پہلی ہی خوراک میں جوانی کی بہار دیکھیں قیمت صرف عہ فرمائش کے ہمراہ صحت اور عمر ضرور لکھیں۔

المشتہر مرزا مراد بیگ احمدی کھدریالہ ڈاکخانہ ککھر کا ضلع گجرات پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسبرگ ۳۰ ستمبر۔ آج جرمنی سے واپس اٹلی جاتے ہوئے سائینور مسولینی آسٹریا سے گزرا لیکن کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ اور انسبرگ پر کوئی استقبال نہیں کیا گیا۔ سائینور مسولینی نے بذریعہ تار ہر ہٹلر کو اٹلی آنے کی دعوت دی ہے۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ کل ۳۰ ارکان کی لیگ کمیٹی نے فرانسیسی مندوب کی اس تجویز سے اتفاق کیا ہے کہ چین اور جاپان کے باہم تنازعہ کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو ریزولیوشن پیش کرے۔ لارڈ کرینبورن نے بیان کیا۔ کہ حکومت برطانیہ مختلف طاقتوں کی ہر اس کانفرنس سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ جو مشرق اقصیٰ کے تنازعہ کے تصفیہ کے لئے بلائی جائے۔ بشرطیکہ دوسری متعلقہ طاقتیں اس سے اتفاق کریں۔

پیرس ۳۰ ستمبر۔ فرانسیسی مراکش میں تقسیم فلسطین کے خلاف ایک لاکھ مسلمانوں نے مظاہرہ کیا۔ جلوس نکالے گئے۔ کئی ایک مقامات پر یہودیوں اور مظاہرین کے درمیان شدید تصادمات ہوئے پولیس نے مظاہرین پر گولی چلائی۔ مجروحین اور مقتولین کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔

مدراس ۲۹ ستمبر۔ مدراس کونسل نے مسودہ قانون ممانعت شراب ۳۲ آراء کی موافقت اور ۵ کی مخالفت سے منظور کر لیا ہے۔ سر کے وی ریڈی سابق وزیر اعظم نے مسودہ قانون کے خلاف ووٹ دیا۔

الہ آباد ۳۰ ستمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اعلان کیا ہے کہ جاپان کے خلاف ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا کے دوسرے ممالک نے بھی یہ تجویز کی ہے کہ جاپانی مال کا مقاطعہ کیا جائے ہمیں چین سے عملی ہمدردی کا اظہار کرنے کے لئے جاپانی مال کے بائیکاٹ کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ لارڈ پیل وفات پا گئے ہیں۔ وہ ۱۹۲۲ء میں اور ایک دفعہ قبل وزیر ہند بنائے گئے تھے۔ ہندوستان کو اصلاحات دینے کے لئے جو گول میز کانفرنس طلب کی گئی تھی وہ اس کے ممبر تھے۔ فلسطین کے ہنگامہ کے سلسلہ میں جو کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ اور جس نے فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کی سفارش کی ہے اس کے وہ صدر تھے۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) "الاہرام" کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ بکر صدقی پاشا کے قاتل کو مجلس عسکری نے تحقیقات کے بعد بکر صدقی اور محمد علی جواد کے قتل کا ثبوت پانے پر سزائے موت دیدی۔

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۳۵ آریہ سماجی رضاکاروں پر مشتمل ایک جتھہ پانی پت روانہ ہو گیا ہے تاکہ اگر حکام ضلع کی طرف سے نگر کیرتن پر عائد کردہ پابندیاں دور نہ کی گئیں تو وہ سول نافرمانی کریں۔

نانکن ۳۰ ستمبر۔ حکومت روس کا سفیر مقیم نانکن آج ہوائی جہاز کے ذریعہ ماسکو روانہ ہو گیا۔ اس کی اچانک روانگی کے اسباب کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ کوئی اہم مسئلہ درپیش ہے

شملہ ۳۰ ستمبر۔ آج اسمبلی میں مسٹر ستیہ مورتی کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم سیکرٹری نے کہا۔ کہ اس وقت انڈیمان میں کوئی قیدی بھوک ہڑتال کئے ہوئے نہیں ۲۷ قیدی واپس بلا لئے گئے ہیں۔ حکومت ان کی سزا کو معاف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

شملہ ۳۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سر ہیری ہیگ گورنر یو پی عنقریب چار ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں ان کی جگہ سر ہنری کریک ہوم ممبر حکومت ہند کو جو اگلے ماہ رخصت سے واپس آ رہے ہیں۔ قائم مقام گورنر بنایا جائے گا۔

ایبٹ آباد ۳۰ ستمبر۔ آج سرحدی اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی ہو گیا۔ ہاؤس کو ملتوی کرنے سے پہلے سپیکر نے تمام پارٹیوں کا صدارت کے ساتھ تعاون کرنے پر شکریہ ادا کیا ڈاکٹر سی۔ سی۔ گھوش کے اس سوال کے جواب میں کہ کیا گورنمنٹ تجربہ کے طور پر ایک ضلع میں شراب کی ممانعت کا تجربہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ قاضی عطاء اللہ وزیر تعلیم نے کہا۔ کہ گورنمنٹ فوراً اس سلسلہ میں کچھ نہیں کر سکتی

بمبئی ۳۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ بحری تار و کا نرخ ۱۴ آنے فی لفظ کی بجائے ۱۳ آنے فی لفظ کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

پٹنہ ۳۰ ستمبر۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں سے پٹنہ میں ایک شدید طوفان باد جس کے ساتھ مینہ بھی ہے جاری ہے اس طوفان کے نتیجہ میں دریا کے گھاٹ پر تین کشتیاں ڈوب گئی ہیں۔ بہت سے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے جن سے ٹریفک رک گیا ہے۔ شہر کے بہت سے حصوں میں پرانے گھر گر گئے ہیں۔

امرتسر ۳۰ ستمبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے ۹ پائی نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے ۶ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۸ آنے ہے

لاہور ۳۰ ستمبر۔ مسٹر مظہر علی اظہر اور شیخ حسام الدین کو سپرنٹنڈنٹ سی۔ آئی۔ ڈی کی طرف سے ایک نوٹس موصول ہوا ہے جس میں انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ دفتر میں حاضر ہوں۔ احراری اس حکم سے سیخ پا ہو رہے ہیں۔

گجرات ۳۰ ستمبر۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گجرات کی عدالت سے فساد آلہ کے مقدمات کے سلسلہ میں ۴۳ مسلم ملزمان کے خلاف فیصلہ سنا دیا گیا۔ سات مسلمان بری کئے گئے ہیں۔ اور باقی کو مختلف المیعاد سزائیں دی گئی ہیں۔

لکھنؤ ۳۰ ستمبر۔ آج یوپی اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر بھگوت نرائن نے حکومت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی۔ کہ جب کانگرسی کارکن دیہات میں کانگرس کے پراپیگنڈا کے لئے جاتے ہیں تو پولیس والوں کی طرف سے ان کی نگرانی کی جاتی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ کانگرسی کارکنوں کی نگرانی کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ لیکن اگر ایسا ہو رہا ہے۔ تو اس کی تحقیقات کی جائے گی۔ ایک اور ممبر نے ضمنی سوال دریافت کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرسی ارکان اسمبلی کی سی۔ آئی۔ ڈی کی طرف سے نگرانی کی جاتی ہے۔ چنانچہ میں نے ابھی دیکھا تھا۔ کہ میرٹھ سی۔ آئی۔ ڈی کا ایک آدمی سپیکر کی گیلری میں بیٹھا ہوا تھا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ مجھے اس کا علم نہیں۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ سفیر انگلستان متعین چین کے متعلق جسے جاپانی طیاروں نے مجروح کر دیا تھا۔ حکومت برطانیہ نے پارلیمنٹ سے سفارش کی ہے کہ سفیر مذکور کے لئے پانچ ہزار پونڈ منظور کرے۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ ٹوکیو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جاپان سے مانچوکو کو فوج کی ایک زبردست کمک بھجوائی جا رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مانچوکو میں جاپان کے خلاف بغاوت ہو گئی ہے۔ شنگھائی کا ایک تار ہے کہ جاپانی چینی محاذ پر زبردست حملہ کرنے کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں۔

راولپنڈی ۳۰ ستمبر۔ پنجاب مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا آئندہ اجلاس اگلے ماہ راولپنڈی میں منعقد ہوگا مجلس استقبالیہ کی تشکیل عمل میں لائی گئی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی